تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار   لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

24/5/95

جلد نمبر 4 شمارہ نمبر 22 — 25 ذوالحج تا یکم محرم الحرام 1415، 1416ھ 25 مئی تا 31 مئی 95ء — خبرنامہ شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان — قیمت فی پرچہ ایک روپیہ

بھارت سے تعلقات منقطع کیے جائیں۔ مظاہرے سیاسی دکانداری ہیں

سانحہ چرار شریف سے مسجد اقصیٰ کو منہدم کرنے کی راہ ہموار کی گئی ہے

بابری مسجد کے بعد سانحہ چرار شریف یہودی اور ہندو کی ملی بھگت کا شاخسانہ ہے: ڈاکٹر اسرار احمد

شیعہ سنی فسادات قادیانیوں نے کرائے' وہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو بھی لڑانا چاہتے ہیں' خطاب جمعہ

لاہور (پ ر) 20 مئی 95ء۔ توہین رسالت کا ارتکاب انتہائی غلیظ اور مسخ ذہنیت کے لوگوں کی حرکت تھی' جسے پاکستان کی عیسائی اقلیت نے اپنا قومی اور مذہبی ایشو بنا لیا۔ مغربی دنیا کے عالمی دباؤ کی وجہ سے مقدمے کی سماعت میں غیر معمولی تیزی اختیار کر کے بعض قانونی تقاضے بھی نظرانداز کر دیئے گئے۔ موجودہ نظام میں سچے مقدمات کو ثابت کرنے کے لئے بھی جھوٹ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عالمی صیہونیت نے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے عیسائی دنیا کو اپنے تسلط میں جکڑ رکھا ہے۔ قادیانیوں کے روپ میں "دیسی یہودی" پاکستانی عیسائیوں کو آلہ کار کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ پاکستان کی عیسائی اقلیت کو سوچنا چاہیے کہ مذہبی لحاظ سے یہودیوں اور قادیانیوں کی بجائے مسلمان ان سے قریب تر ہیں۔ قادیانیوں نے نئی نبوت ایجاد کر کے ختم نبوت کا انکار کر دیا اور یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش' ان کے رفع آسمانی اور نزول ثانی کا بھی انکار کرتے ہیں۔ جب کہ امت مسلمہ حضرت مسیح علیہ السلام کی بن باپ ولادت' رسالت عیسوی اور ان کے رفع و نزول کو مانتی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا مسلمانوں کی بے مثال جدوجہد کے نتیجے میں قادیانیوں کو پارلیمنٹ کے ذریعے دائرہ اسلام سے خارج کر دیا گیا' جس کا بدلہ پاکستان اور مسلمانوں سے لیا جا رہا ہے۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کے مابین نفرت پیدا کرنے کی سازش اور شیعہ سنی منافرت کے پیچھے قادیانی سازش کارفرما ہے۔ ماضی میں یہودی اور عیسائی ایک دوسرے کے دشمن تھے جب کہ آج عیسائی یہود کی سازش کا شکار ہو کر ان کے آلہ کار کے طور پر مسلمانوں سے برسرپیکار ہیں۔ یہود نے عیسائیوں کی دشمنی اور نفرت کو موڑ کر مسلمانوں کی طرف پھیر دیا ہے۔ عالم اسلام کے خلاف صلیبی جنگوں کا سلسلہ جس کی واضح مثال ہے جب کہ بوسنیا پر مسلط کی جانے والی جنگ اسی صلیبی جنگ کا نیا سلسلہ ہے۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا ہے کہ بابری مسجد کی شہادت کے بعد چرار شریف کا سانحہ یہود اور ہنود کی ملی بھگت کا شاخسانہ ہے۔ ان واقعات کے ذریعے مسلمانوں کا ردعمل معلوم کیا جا رہا ہے تاکہ مسجد اقصیٰ کو منہدم کر کے اس کی جگہ ہیکل تعمیر کرنے کی راہ ہموار ہو سکے۔ پاکستان سمیت کسی اسلامی ملک نے بھی بھارت سے اپنے تجارتی و ثقافتی تعلقات نہیں توڑے۔ بھارت سے ان تعلقات کو توڑے بغیر احتجاج کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ موجودہ مظاہرے اور جلوس محض اپنی سیاسی دوکان چمکانے کی غرض سے کیے جا رہے ہیں۔ ایسے احتجاج کے ذریعے بھارتی حکومت کو راہ راست پر لانا ممکن نہیں ہے۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا "حادثہ عمران خان" سانحہ چرار شریف سے کم نہیں ہے اگرچہ فقہی لحاظ سے یہ شادی جائز ہے۔ عمران خان نہ تو ایک عام مسلمان ہے اور نہ ہی جمیما ایک عام یہودی عورت۔ کرکٹ کے ہیرو اور کینسر ہسپتال کی شکل میں خدمت خلق کرنے والے عمران خان عالم اسلام کے ہیرو بن چکے تھے۔ عمران نے اپنے مضامین کے ذریعے اسلام کی طرف رجوع کا اظہار کیا اور بنیاد پرستی کے حامل افکار و خیالات کا پرچار کیا۔ انہی خیالات کی وجہ سے عمران اسلام دشمن قوتوں کو ایک بڑے خطرے کی صورت میں نظر آنے لگا۔ بنیاد پرستی کے اس خطرے سے نپٹنے کے لئے برطانیہ کے ممتاز یہودی خاندان نے عمران خان کو اچک لیا۔ عمران کی دلہن کے اسلامی نام پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا "حائقہ" کے معنی "اوپر سے مسلط ہونے والے ایسے عذاب کے ہیں جو گرفت میں لے لیتا ہے"۔ یہودیوں نے حائقہ کے ذریعے عمران کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔ یہودی خاندان میں عمران کی شادی سے عورتوں کا نہیں بلکہ مسلمان عوام کا دل ٹوٹ گیا ہے۔ عمران اگر اپنے والد کے مشورے پر عمل کر کے اپنی رشتے دار بیوہ خاتون سے شادی کر لیتے تو باپ کا دل بھی نہ ٹوٹتا اور عمران ملت اسلامیہ کی آنکھوں کا تارا بھی بن جاتے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا یہ شادی ایک بہت بڑا سکینڈل ہے جس کے ذریعے عمران خان کو گرفت میں لیا گیا ہے۔ عوام اس شادی کو تسلیم نہیں کریں گے تاہم ہماری دعا ہے کہ عمران کی شادی کامیاب ہو اور وہ بیوی سمیت یہودیوں کے جال سے نکل آئیں۔ تاکہ عمران کی شکل میں کھو جانے والا مسلم بنیاد پرست عوام کو دوبارہ مل جائے اور یہود کی چال الٹی ہو جائے۔

والٹن میں منعقدہ جلسہ عام سے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ اور تنظیم الاخوان کے امیر مولانا اکرم اعوان صاحب خطاب کر رہے ہیں۔

حاضرین جلسہ کی کثیر تعداد' ان کا ذوق و شوق اور انہماک دیدنی تھا

مسلمان ممالک بھارت کے خلاف متفقہ لائحہ عمل اختیار کریں۔ جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

لاہور (پ ر) چرار شریف کی درگاہ کو شہید کر کے بھارت نے سوا ارب مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کر کے ان کی ایمانی غیرت اور دینی حمیت کو للکارا ہے۔ جنرل ریٹائرڈ محمد حسین انصاری نے کہا ہے کہ ملت اسلامیہ بھارت کی اس غیر اخلاقی و غیر مہذب حرکت کا منہ توڑ جواب دے کر اپنی ایمانی غیرت کا مظاہرہ کرے۔ حکومت فوراً اسلامی کانفرنس کا اجلاس بلا کر بھارت کے خلاف متفقہ لائحہ عمل اختیار کرے۔ بابری مسجد کی شہادت کے بعد چرار شریف کی شہادت کا سانحہ امت مسلمہ کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ بھارت نے مسلمانوں کے مقدس مقامات کی پامالی اور بے حرمتی کے علاوہ پاکستان کو کھلی دھمکی بھی دی ہے جس کا دندان شکن جواب دینا ہو گا۔ بھارتی جارحیت کے مقابلے کے لئے ملک کی مسلح افواج کے ساتھ پوری قوم کو بھی تیار رہنا چاہیے۔ تنظیم اسلامی کے رہنما نے کہا پاکستان کی مسلح افواج بھارتی جارحیت کا بھرپور جواب دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں جب کہ ہمارا داخلی محاذ سیاسی طور پر انتشار کا شکار ہے۔ اس انتشار کو ملک کے وسیع تر مفاد میں فوراً ختم کر دینا چاہیے۔

"یقیناً یہ قرآن ہی ہے جو سیدھے راستے کی جانب رہنمائی کرتا ہے"

(سورۃ بنی اسرائیل، آیت: ۹)

میں تو صرف اسکی دیکھ بھال کرتی ہوں، باقی جائیں بھاڑ میں.......

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

اداریہ

سانحہ چرار شریف

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

مقبوضہ کشمیر میں چرار شریف کے مقام پر بھارتی فوج کے ہاتھوں مسجد کو شہید کئے جانے اور ملحقہ درگاہ کو مسمار کر دینے کی وحشیانہ کارروائی کوئی منفرد سانحہ نہیں۔ اس واقعہ کا واضح پس منظر ہے' اور پیش منظر بھی اور اس کا سوچا سمجھا مقصد بھی ہے۔ بلکہ یوں کہیے کہ یہ ایک باقاعدہ منصوبہ ہے جسے سمجھنے کے لئے بھارتی حکومت کی حکمت عملی کا جاننا از بس ضروری ہے۔ البتہ بھارتی حکمت عملی کا صحیح تجزیہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک ہندو ذہنیت کا پورا علم نہ ہو۔ پاکستان نے بھارت کے ساتھ سودے بازی میں ہر بار خسارے کی پوزیشن یوں اختیار کی کہ ہم نے اس فطرتی مکار پر اپنے اخلاقی معیار کے حوالے سے اعتبار کرنے کی کوشش کی اور ہمیشہ دھوکہ کھا گئے۔ جس طرح ہر قسم کے کپڑے کا اپنا تانا بانا ہوتا ہے جس کی بنا پر وہ جانا پہچانا جاتا ہے۔ کوئی لاکھ جتن کرے تانا بانا تبدیل نہیں ہو سکتا' اسی طرح ہر قوم کا اپنا مزاج' اپنا ڈھنگ اور اپنی رگ ہوتی ہے۔ مسلمان اور ہندو قومیں ایک ہی برصغیر کی باسی ہیں۔ مدتوں اکٹھی رہیں مگر تانا بانا بالکل مختلف ہے۔ مسلمان کو طیش آئے تو اس کا چہرہ دل کا راز اگل دیتا ہے جب کہ ہندو کو طیش آئے تو اس کے چہرے پہ مسکراہٹ نمایاں ہونے لگتی ہے۔ یہ ہے وہ فرق' یہ ہے وہ تضاد' یہ ہے وہ منافقت جسے مسلمان دیر بعد سمجھ پاتا ہے۔ 1971 میں جب پاکستان اور بھارت برسرپیکار تھے امریکہ میں بھارتی سفیر کا ایک یونیورسٹی پہنچنے پر سب سے پہلے پاکستانی طلبا سے خیر سگالی کی خاطر ملنے کی خواہش کا اظہار ہندو ذہنیت کا بین ثبوت تھا۔ برصغیر کی تقسیم کے بعد سے گذشتہ نصف صدی پر محیط حالات کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ بھارت میں بسنے والے مسلمانوں کے دل پاکستانیوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ 1965 کی جنگ میں بھارت کو جب منہ کی کھانا پڑی تو بھارت میں مسلمانوں نے برملا خوشی منائی اور امرتسر میں تو مٹھائی فروشوں نے تمام مٹھائیاں مفت بانٹ ڈالیں۔ بھارت کو اپنے ہاں کے مسلمانوں کا یہ انداز' پاکستانیوں کے ساتھ یہ ایمانی پیار ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ لہٰذا بھارت کی پاکستان دشمنی میں حکمت عملی کا ایک پہلو یہ ہے کہ بھارتی مسلمانوں کو سکھ کا سانس نہ لینے دیا جائے جس کا بہترین طریقہ ان کی نظر میں یہ ہے کہ وقتاً فوقتاً مسلمانوں کو اکسایا جاتا رہے تاکہ پولیس اور رینجرز بلا روک ٹوک ان کی ٹھکائی کر سکیں۔ ہر غیر مسلم اچھی طرح جانتا ہے کہ مسلمان کو اکسانے اور اسے دکھ پہنچانے کا موثر ذریعہ مساجد کی بے حرمتی ہے جسے مسلمان کسی صورت برداشت نہیں کر پاتا۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن مساجد کی بے حرمتی سے متعلق واقعات بھارت میں رونما ہوتے رہتے ہیں۔ ایسی ہی سوچ کا ایک شاخسانہ سکھوں کے گولڈن ٹمپل کے ساتھ بھارتی حکومت کی دہشت گردی کا تھا۔ اگرچہ سکھوں کی حکومت کے دوران مسلمانوں کو بادشاہی مسجد لاہور میں سکھوں کی خبیثانہ حرکت کا زخم ابھی تک یاد ہے تاہم مسلمان من حیث القوم گرے ہوئے کو ٹھڈا نہیں مارتا۔ اسی لئے ہم نے گولڈن ٹمپل میں بھارت کی وحشیانہ کارروائی کو اتنا ہی برا جانا جتنا سکھوں نے برا کہا۔ گولڈن ٹمپل کے آپریشن میں وقتی کامیابی کے نشہ میں بھارت نے ان فوجی کمانڈروں اور پولیس کے اعلیٰ افسروں کو کشمیر روانہ کر دیا ہے جنہوں نے حکومت کے عزائم کی تکمیل میں ہر غیر انسانی فعل کو روا رکھا۔ ہندو وقت کا پجاری ہے۔ وہ بظاہر جتنا دھیما دکھائی دیتا ہے اندر سے اتنا ہی ظالم ہے۔ وہ بزور شمشیر کشمیر کے مسئلے کو اپنی خواہش کے مطابق حل کر دینے پہ تل آیا ہے۔ اس کی کامیاب حکمت عملی نے یہ کام اب اس کے لئے آسان کر دیا ہے۔ ادھر ہماری روایتی خوش فہمی' جان جوکھوں ڈالے بغیر اللہ کی مدد کی تمنا کا سہل انداز' اندرونی خلفشار کے تعصبانہ زہر اور اپنی غلطی کا اعتراف نہ کرنے کی عادت نے دشمن کے عزائم کی تکمیل میں قدرے آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔ جنرل حمید گل کا حالیہ بیان کہ کشمیر کو آزادی کے بعد افغانستان بننے سے بچانے کی تیاری کریں اس وقت کیا معنی رکھتا ہے۔ فاتحان افغانستان کی دانش اس وقت کہاں تھی جب عسکری قوت کے نشے میں مخمور آمران قوم نے اپنے تخت شاہانہ کی بالادستی کے لئے مجاہدین افغانستان کو افغانی لیڈروں پر مشتمل کمانڈ کے ماتحت لڑنے سے دیدہ و دانستہ محروم رکھا۔ اگر متفقہ قیادت قائم کر دی جاتی تو نہ اوجڑی کیمپ کا سانحہ رونما ہوتا اور نہ ہی گلی گلی سٹنگر میزائل بکتے اور نہ ہی شاید امریکی ڈالر گم ہوتے۔ جہاد کشمیر کی کامیابی کے بعد جو ممکنہ خدشہ اب دکھائی دے رہا ہے وہ اپنے ہی کئے اور نہ کئے پر منتج ڈراؤنا خواب ہے۔ کاش یہ سوچ اب بھی حالات کو صحیح رخ پر ڈالنے میں عملی طور پر کار فرما ہو سکے۔

چرار شریف کے سانحہ پر بین الاقوامی رد عمل کا ٹھنڈے دل سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ کشمیر کے مسئلے پر پاک بھارت تنازعے میں پاکستان کی پوزیشن اپنوں اور غیروں کی نظر میں کیا ہے۔ غیروں سے تو خیر کی توقع کرنا عبث ہے۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے ہی متنبہ کر دیا ہے کہ جس چیز سے تمہیں نقصان پہنچے وہی ان کو محبوب ہے۔ القرآن' سورۃ ال عمران' آیت 118)۔ لائق تاسف اپنوں کا کردار ہے کہ ان کے کان پہ جوں نہیں رینگتی۔ حالانکہ بھارت نے پہلے بابری مسجد اور اب چرار شریف کی مسجد کو شہید کرنے سے صرف پاکستانیوں کے جذبات کو مجروح نہیں کیا بلکہ پوری امت مسلمہ کی ایمانی غیرت کو للکارا ہے۔ بہر صورت یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلے سے پاکستان کو اب خود ہی نپٹنا ہے لہٰذا پاکستانی قوم کو اس کے لئے فوری طور پر تیار رہنا ہے۔ بھارت سے دو دو ہاتھ اب ہو ہی جانے چاہئیں۔ گردش زمانہ کے چکر کا بھی یہی اشارہ ہے بشمول مسئلہ کشمیر کے حل اور بہت سے فوائد بر آمد ہو سکیں گے۔ ان شاءاللہ۔ **وانتم الاعلون ان کنتم مومنین (ال عمران ۱۳۹)**

اور دیکھو بے دل نہ ہونا اور نہ کسی طرح کا غم کرو۔ اگر تم مومن صادق ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔

واخری تحبونها نصر من اللہ و فتح قریب و بشر المومنین (الجمعہ ۱۳)

اور ایک چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو یعنی خدا کی طرف سے مدد نصیب ہو گی اور فتح عنقریب ہو گی۔ اور مومنوں کو اس کی خوشخبری سنا دیجئے۔

انسانی جان کی قدر وقیمت

ارشاد احمد حقانی ملک کے معروف دانشور اور روزنامہ جنگ کے ممتاز کالم نگار ہیں۔ اسی سال حج کے موقع پر ان کا جوان سال اور ہونہار بھتیجا منیٰ کے میدان میں ٹریفک حادثے میں شدید زخمی ہونے کے بعد راہی ملک عدم ہو گیا۔

روزنامہ جنگ کی 21 مئی کی اشاعت میں حرف تمنا کے عنوان سے ارشاد احمد حقانی نے اس واقعے پر جامع تبصرہ کیا۔ اس واقعے میں ہمارے ملک کے ناخداؤں کے لئے عبرت کا پہلو نمایاں ہے جہاں روزانہ بے گناہ انسانوں کے خون سے ہولی کھیلی جاتی ہے' مگر حکمرانوں کے کسی طبقے کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ایسی بے حسی بے حس حکمرانوں ہی کا شیوا ہو سکتی ہے!

......امجد نام کا ایک شخص بے ہوشی کے عالم میں ہسپتال میں لایا گیا' ان کی جان بچانے کی کوشش کی گئی لیکن سر کو لگنے والی شدید ضرب کی وجہ سے وہ جانبر نہ ہو سکا...... جو بس ڈرائیور امجد کی موت کا سبب بنا اسے گرفتار کر لیا گیا۔ امجد کے اعزہ (والدہ' بیوی) نے اسے معاف کر دیا ہے لیکن سعودی حکام نے کہا کہ جب تک امجد کے بچے بالغ نہیں ہو جاتے (امجد کا چھوٹا بیٹا ایک سال کا ہے) ڈرائیور جیل میں ہی رہے گا۔ اس وقت بھی امجد کے ورثاء ایک لاکھ تیس ہزار ریال (تقریباً ساڑھے دس لاکھ روپے) بطور قصاص یا دیت وصول کرنے کے مجاز ہیں۔

ارشاد احمد حقانی سے شیخ رشید کی باتیں

☆☆☆

شیخ رشید کی باتیں پڑھ کر خیال آرہا ہے کہ قومی اسمبلی' چاروں صوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے معزز و محترم ارکان کو کم سے کم ایک سال تک بہاولپور جیل کی "یاترا" کروانے کی سہولت فراہم کی جائے تاکہ عوام کے یہ نمائندے عوام کے حقیقی مسائل سے آگاہی حاصل کر کے ان کی نمائندگی کا واقعی حق ادا کر سکیں۔

شیخ رشید نے کہا "جنوبی پنجاب کے اس خطے میں آنے کی وجہ سے مجھے پاکستان کے سماجی اور اقتصادی ڈھانچے کے بعض تلخ حقائق کا ادراک حاصل ہوا ہے۔ بہاولپور آکر فیوڈل ازم کا مکروہ چہرا پہلی دفعہ اچھی طرح دیکھا اور سمجھا... مجھے پہلی بار بھرپور ادراک ہوا ہے کہ اس ملک میں اصل مسئلہ غریب اور امیر کے درمیان پائے جانے والے فرق کا ہے۔ اس علاقے میں اتنی غربت' اتنی تنگدستی اور اتنی محرومی ہے کہ پنڈی اور اسلام آباد میں رہتے ہوئے میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ یہاں کے محروم طبقے فیوڈل لارڈز کے مقابلے میں اس قدر بے بس ہیں کہ اپنی بے بسی پر احتجاج بھی نہیں کر سکتے"..... مسلم لیگ کا اسیر رکن اسمبلی کہنے لگا "1970 میں بھٹو کو بلا وجہ ووٹ نہیں ملے تھے انہوں نے بجا طور پر غربت اور استحصال کے خاتمے کا نعرہ لگایا تھا جس کی وجہ سے کروڑوں محروم عوام نے ان کی باتوں کو اپنے دل کی آواز سمجھا.... مگر مسٹر بھٹو بعد میں انہی جاگیرداروں کے چنگل میں پھنس گئے اور اپنے اصل پیغام اور فلسفے کو انہوں نے پس پشت ڈال دیا..... میں یہ جان کر حیران رہ گیا کہ زمیندار اور جاگیردار اپنے مزارع سے آج بھی اس کی مرغیوں سے حاصل ہونے والے انڈوں تک میں اپنا حصہ وصول کرتا ہے...

.... پی پی پی اور مسلم لیگ میں شامل زمینداروں اور فیوڈل لارڈز کا کردار سو فیصد ہی ایک جیسا ہے اور ان کے رویے میں قطعاً کوئی فرق نہیں .... جب بالائی طبقات کے مفادات کا سوال آتا ہے تو دونوں طبقات یک زبان ہو جاتے ہیں ..... قومی اسمبلی کے ممبر جن امور پر اسمبلی میں دھواں دھار تقریریں اور بحثیں کرتے ہیں' ان کا زندگی کے حقیقی مسائل سے بالعموم کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ہم جن مسائل کے حوالے سے بال کی کھال اتارنے اور قانونی موشگافیوں پر وقت ضائع کرتے ہیں پاکستان کی غالب اکثریت کو ان سے کوئی دلچسپی نہیں.... اس جیل میں جتنے قیدی ہیں ان کی بڑی تعداد یہاں نہ ہوتی اگر ان کے پاس اپنا مقدمہ لڑنے کے لئے صرف پانچ سو روپے کی رقم بھی ہوتی۔ قارئین محترم یہ تھے شیخ رشید کے فکر انگیز خیالات جن پر ارشاد احمد حقانی نے یوں تبصرہ کیا.... استحصالی اور بالادست طبقات اس ملک کا سب سے بڑا مسئلہ ہیں اور وہ معاشرے کو جونکوں کی طرح چوس رہے ہیں۔

شراب خانہ خراب

مرزا ایوب بیگ

سندھ میں شراب کے لائسنس جاری کرنے اور سندھ کی سرحد پر بھارت کی زبردست فوجی نقل وحرکت اور جنگی طیاروں کی مسلسل پروازوں کی خبریں ایک دوسرے کا تعاقب کرتی ہوئی اخبارات میں شائع ہوئی ہیں جس سے تاریخ کی تھوڑی بہت سوجھ بوجھ رکھنے والے ہر شخص کا ذہن فوری طور پر ہندوستان کے اس تاریخی کردار محمد شاہ رنگیلا کی طرف منتقل ہوا ہو گا جو شراب کے حوض کے کنارے بیٹھا تھا۔ انگریز افواج دہلی کی طرف بڑھ رہی تھیں جس کی اطلاعات اسے مسلسل موصول ہو رہی تھیں اور وہ کاغذ کے ان پرزوں کو شراب میں ڈبو کر ہنوز دلی دور است کا نعرہ لگا رہا تھا۔

آج واقعتاً ہر پاکستانی کو نشہ میں ڈوب جانے کی ضرورت ہے اس لئے کہ بقائم ہوش حواس زندہ رہنا ناممکن ہوتا جا رہا ہے۔ ہمارے تمام سیاسی لیڈران بالخصوص حکومت عوام کی اس ضرورت کو شدت سے محسوس کر رہے ہیں۔ لہٰذا ٹیلی ویژن پر راگ ورنگ کا سیلاب آیا ہوا ہے۔ بے لباس حسن وجوانی اور بیہودہ مکالموں سے پاکیزہ ماحول رکھنے والے گھر شرم وحیا کا مدفن بنتے جا رہے ہیں۔ انسانی اقدار پر شراب کے نشہ نے ہمیشہ فیصلہ کن وار کیا ہے۔ جب I.M.F اور ورلڈ بینک کے شکنجے میں کسی ہوئی معیشت پاکستانیوں کو خونخوار سرمایہ داروں اور بھیڑ بکریوں سے بد تر زندگی گزارنے والی عوام میں تقسیم کر چکے گی' جب ٹیلی ویژن فحاشی اور جنسی بے راہروی کا زہر پھیلا چکے گا تو شراب کے عام ہونے کی ضرورت ہو گی تاکہ مدہوش قوم کا سر کچلنے کے لئے دشمن کو معمولی سا نقصان بھی برداشت نہ کرنا پڑے۔

وہ بھٹو جس نے خواہی نخواہی شراب بند کی تھی آج اس کی بیٹی یہ محسوس کرتے ہوئے کہ اسلامی اقدار کا دفاع کرنا اب اس قوم کے بس میں نہیں کبھی اسلامی تعزیرات کو وحشیانہ سزائیں قرار دیتی ہے اور کبھی مسلمانوں کے رد عمل سے بے فکر شراب کے لائسنس عام کر رہی ہے۔

اے مسلم پاکستان تیری غیرت کو کیا ہو گیا۔ سب کچھ لٹا کے ہوش میں آئے تو کیا ہوا۔ اب بھی وقت ہے پلٹ کر اپنے ماضی کی طرف دیکھ قیصر وکسریٰ کے دربار تیرے نام سے لرزتے تھے۔ تیرے حکم سے درندے جنگل خالی کر دیتے تھے۔ اس لئے کہ تو نے اللہ اور رسول کے حکم کو اپنی زندگیوں میں رچا بسا لیا تھا۔ جونہی شراب کی بندش کا حکم ہوا مدینہ کی نالیوں میں شراب بہا دی گئی۔

اے مسلمانان پاکستان اگر عزت ووقار چاہتے ہو تو اپنی زندگیوں میں سے ہر وہ شے نکال دو جو اسلام کے مطابق نہیں اور پھر سودی معیشت' فحاشی' شراب نوشی' قمار بازی کے خلاف میدان میں نکل آؤ۔ باطل ظاہراً بڑا مضبوط اور حقیقتاً کھوکھلا ہوتا ہے' ضرب مومن کی تاب نہیں لاسکتا۔ اور اگر آگے بڑھ کر ان منکرات کا راستہ نہ روکا گیا تو یاد رکھو وقت کسی کا انتظار نہیں کیا کرتا۔ آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہ کریں گی۔ دنیا میں بھی ذلت ورسوائی ہمارا مقدر بنے گی اور روز قیامت بھی رسوا ہوں گے۔

مفکر پاکستان کا پون صدی قبل تجویز کردہ نسخہ آج بھی آزمایا جاسکتا ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ہندوستانی مسلمانوں کی نازک حالت کو بخوبی محسوس کرتی ہیں۔ لیگ کو (مراد ہے مسلم لیگ) ابھی یہ تصفیہ کرنا ہے کہ آیا وہ ہندوستانی مسلمانوں کی اعلیٰ جماعتوں (نوابوں' وڈیروں اور جاگیرداروں) ہی کی نمائندگی کرے گی یا تمام مسلمانوں کی' جنہوں نے گو ابھی تک اس جانب کوئی اقدام نہیں کیا ہے۔ میں ذاتی طور پر اس کا یقین رکھتا ہوں کہ کوئی سیاسی جماعت جو عام مسلمانوں کی بہبودی کی ضامن نہ ہو' عوام کے لئے باعث کشش نہیں ہو سکتی۔.....روٹی کا مسئلہ دن بدن اہم تر ہوتا جا رہا ہے۔ مسلمانوں میں اب یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ گذشتہ دو سو سال سے وہ تنزل کی طرف گامزن ہیں۔ بادی النظر میں مسلمان خیال کرتا ہے کہ اس کی غریبی ہندو ساہوکار (سودی نظام) اور سرمایہ داری کی وجہ سے ہے لیکن اس میں یہ احساس ابھی پیدا نہیں ہوا کہ اس میں غیر ملکی حکومت بھی برابر کی حصہ دار ہے۔ ....اب سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کی افلاس کا مسئلہ کیوں کر حل کیا جائے؟.... خوش قسمتی سے اسلامی قانون کے نفاذ میں خود اس مسئلہ کا حل موجود ہے اور موجودہ حالات میں اسے مزید ترقی (اجتھاد کے ذریعے) دی جاسکتی ہے۔

اسلامی قانون کے طویل اور غائر مطالعے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر اسلامی قانون کے قواعد کو کلی طور سے سمجھ کر عملی جامہ پہنایا جائے تو کم سے کم ہر شخص کے لئے ذریعہ معاش (نظام کفالت) مہیا کیا جاسکتا ہے۔ لیکن شریعت اسلام کو اس ملک میں ترقی دینا یا روبہ عمل لانا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ یہ آزاد اسلامی ریاست نہ ہو۔ سالہا سال سے یہی میرا عقیدہ رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہندوستان میں امن اور مسلمانوں کے لئے روٹی کا مسئلہ (افلاس) حل کرنے کا یہی ایک واحد ذریعہ ہے۔

☆☆☆

عید قربان

تحریر مرزا ندیم بیگ

عید قربان گذشتہ دنوں مسلمانان عالم نے انتہائی عقیدت واحترام سے منائی اور اب کچھ ہی دنوں بعد ایک اور عید قربان اس ملک کے حکمران منائیں گے۔ ان عیدوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ پہلی عید جانوروں کی قربانی سے منائی جاتی اور دوسری عید اس ملک کے غریب اور مظلوم عوام کی قربانی سے منائے جائے گی۔ اس دوسری عید کو عرف عام میں "بجٹ کا دن" کہا جاتا

پاکستانی قوم کے کیلنڈر میں بجٹ کا دن منحوس ترین شمار ہوتا ہے

ہے۔ اس روز جانوروں کی طرح عوام کو قربان کرنے کے لئے تیز دھار چاقو یا چھری کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ قوم کی قربانی کے لئے روز بروز بڑھنے والے ٹیکسوں' ہوش ربا گرانی' مہنگائی' سود اور قرضوں کا عفریت چاہیے۔ اس اعتبار سے پاکستانی قوم کے کیلنڈر میں بجٹ کا دن "منحوس" ترین شمار ہوتا ہے۔ اس دن کو عید قربان کہنے کی سند "محترمہ" نے بھی مہیا کر دی انہوں نے پیغام عید میں قوم سے تقاضا کیا کہ "قوم مزید قربانی کے لئے تیار رہے"۔

قوم کی ہر سال قربانی کا حال تو یہ ہے کہ وہ دو وقت کی روٹی کے حصول کے لئے کولہو کے بیل سے کم مشقت نہیں کرتی۔ انہیں سر کو ڈھانپنے کے لئے چھت تک میسر نہیں بنیادی

ملکی معیشت کی تباہی کے اصل ذمہ دار خود غرض' نااہل اور ناعاقبت اندیش حکمران اور سیاست دان ہیں

ضروریات یعنی علاج ومعالجہ' صاف ماحول اور صاف پانی وغیرہ سے محروم ہے اور مزید یہ کہ عزت وآبرو اور جان ومال کو کوئی تحفظ حاصل نہیں ہے۔

اس کے برعکس ایک طبقہ وہ بھی ہے جس کے کتوں کو بھی وہ سہولیات میسر ہیں کہ جن کے متعلق اشرف المخلوقات سوچ بھی نہیں سکتے۔ اسی طبقہ کی وجہ سے آج ہماری معیشت کا برا حال ہے۔ پاکستان 1400 ارب روپے کا مقروض

ہے۔ جس میں 700 ارب کا قرض بیرونی اور 700 ارب کا قرض اندرونی ہے جو ہماری مجموعی ملکی پیداوار کے برابر ہیں۔ گویا پاکستان کا ہر پیدا ہونے والا بچہ 12000 روپے کا مقروض ہوتا ہے۔ اور حالت یہ ہے قرضوں کی ادائیگی تو دور کی بات ان قرضوں کا سود ادا کرنے کے لئے ہمیں مزید قرضوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

یہ پاکستان کی بدقسمتی ہے کہ اسے بانی پاکستان کی وفات کے بعد سے آج تک اہل قیادت میسر نہ آسکی آج ہماری ملکی معیشت کی تباہی وبربادی کے اصل ذمہ دار ہمارے خود غرض' نااہل اور ناعاقبت اندیش حکمران اور سیاستدان ہیں جنہوں نے ملکی وسائل کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا۔ اپنی تجوریوں کو بھرا اور فیکٹریوں اور ملوں میں برق رفتاری سے اضافہ کیا۔

پاکستان کے نامور ماہر اقتصادیات ڈاکٹر مبشر حسن نے ایک موقع پر کہا تھا کہ پاکستانی بڑوں نے اپنی دولت کو باہر کے بنکوں میں منتقل کیا ہوا ہے اگر وہ رقم واپس لائی جائے تو اس سے نہ صرف صرف ملکی قرض ادا ہو جائے گا بلکہ الٹا خطیر رقم ملکی خزانہ کی زینت بنے گی۔

دوسری طرف عالمی استعمار کی بھی یہ کوشش ہے کہ دنیا آئی ایم ایف' ورلڈ بینک کی غلامی کو اختیار کئے رکھے۔ کیوں کہ اس کے ذریعے بے تحاشہ مہنگائی کر کے خاندانی نظام کو تباہ کیا جا سکے تاکہ شرفاء کی خواتین بھی گھر کی چاردیواری کو روند کر معاشی دوڑ میں شریک ہو جائیں جس میں عالمی استعمار کامیاب وکامران ہے۔

بہرحال اس صورتحال کا اصل سبب یہودی معیشت اور جمہوری نظام حکومت ہے جس کی اساس طبقاتی تقسیم' سودی نظام معیشت اور عوامی حاکمیت کے شرک پر مبنی ہے۔ جب تک اس کا خاتمہ کسی منظم عوامی طاقت کے ذریعے سے نہ ہو گا اس وقت تک اسی طرح کے گھٹا ٹوپ اندھیارے ہمارا مقدر رہیں گے اور ظلم کی سیاہ چادر اسی طرح تنی رہے گی اور جبر کا آتش فشاں یونہی آگ برساتا رہے گا۔ اس سے نجات کے لئے قوی ارادے کی ضرورت ہے اور جو قومیں یہ ارادہ کر لیں وہ ہمیشہ دنیا میں زندہ رہتی ہیں۔ جو اس ارادے سے محروم رہیں وہ بظاہر زندہ ہو کر بھی زندہ لاشوں کا روپ اختیار کر لیتیں ہیں۔

اسرہ ترلائی کی دعوتی اور تنظیمی سرگرمیوں کی رپورٹ

الحمدللہ' اسرہ ترلائی کے تحت تمام تنظیمی وتربیتی اور دعوتی پروگرام حلقہ شمالی پنجاب کے شیڈول کے مطابق ہر ہفتہ باقاعدگی سے ہوتے ہیں۔ اس ماہ کے دوران پروگرام کچھ اس ترتیب سے ہوئے۔ پہلا پروگرام مورخہ 5ر اپریل کو ہائی سکول ترلائی فیڈرل ایریا اسلام آباد میں ہوا۔ جس میں اساتذہ کے علاوہ کافی تعداد میں طلباء نے شرکت کی۔ طلباء کی شرکت پہلے سے Motivate کرنے کی وجہ سے عمل میں آئی۔ راقم نے اس میں "انسانی زندگی کے مقصد حیات" کے حوالے سے قرآن وسنت کی روشنی میں درس دیا اور اخروی فلاح ونجات کے لئے دنیوی زندگی کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

اسرہ کا دوسرا تنظیمی تربیتی پروگرام 15ر اپریل کو پھر سکول میں ہوا جس میں رفقاء کو پہلے سے کچھ موضوعات تفویض کئے گئے تھے اور وہ بھرپور تیاری سے آئے تھے جن میں جناب مقصود علی صاحب نے "قرآن مجید کے حقوق" پر مفصل گفتگو کی اور ان کے بعد جناب عبد الحمید فاروقی صاحب نے "فرائض دینی" کے حوالے سے مختصراً گفتگو کی۔ اس طرح رفقاء اور معاونین اور دیگر احباب کا دینی جذبہ بھی ابھرا اور ان میں سے بعض احباب نے آئندہ کے پروگرام میں بھرپور شرکت کا یقین دلایا۔ یہ پروگرام کچھ تاخیر سے شروع ہوا چونکہ سکول میں موسم بہار کی چھٹیاں ہو چکیں تھیں اور راقم تنظیمی ودعوتی سلسلہ میں اپنے آبائی شہر باغ آزاد کشمیر گیا ہوا تھا۔ جس میں سترہ افراد سے فرداً فرداً ملاقات کی گئی اور تنظیمی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

تیسرا اور چوتھا پروگرام دفتر اسرہ ترلائی واقعہ ترامڑی چوک میں کیا گیا جس میں جناب عبدالحمید فاروقی' جناب قمر الزمان مغل' جناب حاجی عبدالمجید اور نئے ساتھی اکمل حسین ہاشمی نے شرکت کی۔ جناب مقصود علی بیمار ہونے کی وجہ سے شرکت نہ کر سکے۔ پروگرام میں تقریباً 12 احباب نے شرکت کی اور ایک معاون جناب محمد ایوب آف ترلائی نے بھی شرکت کی اور درس قرآن سے مستفید ہوئے۔

اسرہ جات کے علاوہ علاقہ ہٰذا کی جامع مسجد محمد علی پور میں اجتماع جمعہ سے مورخہ 28 اپریل کو بندہ ناچیز اور بعد ازاں جناب خالد شفیع نے خطاب کیا۔ اس کے علاوہ ایک دعوتی پروگرام ایف وی پبلک سکول اولڈ شکریال میں اسرہ ترلائی اور اسرہ مسلم ٹاؤن کی مشترکہ جدوجہد سے انعقاد پذیر ہوا۔ جس میں راقم نے "مذہب اور دین" کے حوالے سے ڈیڑھ گھنٹہ درس دیا۔ جس میں پانچ رفقاء اور پندرہ احباب نے شرکت کی۔

رپورٹ محمد شبیر خان

امیر جماعت اسلامی سرگودھا کا تنظیم اسلامی کے رفقاء کو عشائیہ

(سرگودھا) 23ر اپریل۔ تنظیم اسلامی اور جماعت اسلامی کے رفقاء واراکین کے مابین خوشگوار رابطہ قائم ہے۔ اس سال رمضان المبارک کے دوران دار ارقم سکول کی طرف سے فہم القرآن اور رجوع الی القرآن کے مشترکہ پروگراموں کی وجہ سے ان رابطوں میں مزید اضافہ ہوا۔ امیر جماعت اسلامی سرگودھا جناب پروفیسر محمد عرفان احمد کی طرف سے تنظیم اسلامی کے رفقاء کو اپنے گھر عشائیے پر مدعو کیا گیا۔ کھانے سے قبل مدیر اعلیٰ ماہ نامہ "ارقم" نے درس قرآن دیا۔ سب شرکاء نے اپنا ذاتی وتنظیمی تعارف بھی کرایا۔ اقامت دین کے طریق کار پر افہام وتفہیم پر مبنی تبادلہ خیال ہوا۔ اسلامی تحریک محنت سرگودھا کے صدر ڈاکٹر محمد جمیل بھی شریک گفتگو رہے۔ تقریب کے آخر میں جناب پروفیسر محمد عرفان صاحب نے تنظیم اسلامی کے رفقاء کو اپنی اور جماعت کی طرف سے بھرپور تعاون کی مخلصانہ پیشکش کی۔

مرتب: اللہ بخش

☆☆☆

تنظیم اسلامی لاہور وسطی کا عید ملن اجتماع

عید الاضحیٰ کے دو دن بعد 4ر اے مزنگ روڈ پر تنظیم اسلامی لاہور کا ماہانہ اجتماع ہوا۔ رفیق مکرم شکیل احمد نے مناسک حج اور قربانی کے حوالے سے قرآنی آیات کی تلاوت کی۔ لاہور وسطی 8 اسرہ جات میں منقسم ہے۔ تمام اسرہ جات کی دعوتی وتنظیمی رپورٹ ناظم تنظیم محمد یونس نے پیش کی۔

رفقائے تنظیم کو "توسیع دعوت" کے ضمن میں حائل رکاوٹوں پر اظہار خیال کا موقع دیا گیا۔ تنظیم اسلامی لاہور وسطی کے قائم مقام امیر جناب عمران چشتی نے کہا کہ آئندہ ماہ دعوتی سرگرمیوں کے حوالے سے نمایاں کارکردگی دکھانے پر "مثالی اسرہ" کا اعلان ہو گا۔ تنظیم وسطی کے سابق امیر مرزا ایوب بیگ نے کہا دعوت کی لگن اور جذبے کی فراوانی کے بغیر اعلیٰ سے اعلیٰ پروگرام بھی نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتے۔

تنظیم اسلامی۔ پاکستان کے ناظم اعلیٰ عبدالرزاق پروگرام کے آخری مقرر تھے انہوں نے کہا کہ ہم سب اپنے لیل ونہار کا جائزہ لیں اور اقامت دین کی جدوجہد میں پیش قدمی اور استقامت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی عاجزانہ درخواست کریں۔ اسی طریقے سے ہمارے معاملات درست ہو سکیں گے۔ اجتماع کا اختتام کھانے کی دعوت پر ہوا جس کا انتظام رفقاء نے اپنی مدد آپ کے تحت کر رکھا تھا۔

مرتب: شیخ نوید احمد

حلقہ لاہور ڈویژن کا ماہانہ اجتماع

لاہور (نامہ نگار) تنظیم اسلامی حلقہ لاہور ڈویژن کا ماہانہ اجتماع 31 مئی بروز بدھ بعد نماز مغرب قرآن آڈیٹوریم اتاترک بلاک گارڈن ٹاؤن لاہور میں منعقد ہو گا۔ اجلاس کی صدارت امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کریں گے۔ حلقہ میں شامل تنظیموں کے امراء عشرہ دعوت کی رپورٹ پیش کریں گے۔

سانگلہ ہل کے نوجوانوں سے خطاب

عید الاضحیٰ سے ایک روز پہلے سانگلہ ہل سے ڈاکٹر محمد حیات صاحب نے فون کے ذریعے دعوت دی کہ سانگلہ ہل میں اقامت دین کی جدوجہد کے سلسلے میں منعقدہ پروگرام میں شرکت کروں۔ ناظم حلقہ جناب رشید عمر سے اجازت لے کر سانگلہ ہل کی طرف عازم سفر ہوا۔ اسٹیشن پر ڈاکٹر صاحب' عقیل صاحب دیگر رفقاء کے ہمراہ چشم براہ تھے۔ مسجد گلزار مدینہ چک جھلیر میں پروگرام ترتیب دیا گیا تھا۔ راقم الحروف نے "حب رسولؐ اور اس کے تقاضے" کے عنوان سے ایک گھنٹہ خطاب کیا۔ سامعین کی اکثریت نوجوان طبقے سے تعلق رکھتی تھی۔ دعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام ہوا۔ چالیس سے زائد احباب نے پروگرام میں شرکت کی۔

مرتب: ملک احسان الٰہی
فیصل آباد

☆☆☆

بقیہ: جلسہ والٹن

تنظیم اسلامی کے امیر ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے کہا کہ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ نور خدا کو کون بجھانا چاہتے ہیں؟ آیت کا سیاق وسباق بتاتا ہے کہ اس سے مراد یہود ہیں۔ امیر محترم نے تاریخی حوالوں سے عالم اسلام کے خلاف یہودیوں کی ریشہ دوانیوں اور عزائم کو آشکارا کیا۔ اس وقت پورا یورپ یعنی "فرنگ" یہودیوں کا آلہ کار بنا ہوا ہے۔ دنیائے فرنگ کی قیادت اس وقت امریکہ کے ہاتھوں میں ہے اور پورا عالم اسلام' معدودے چند ممالک کو چھوڑ کر امریکہ کے سامنے سرنگوں ہے۔ عالم عرب تو پوری طرح امریکہ کا غلام بن چکا ہے۔

امیر محترم نے چرار شریف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت درحقیقت عالم اسلام کی نبض دیکھی جا رہی ہے کہ وہ کس قدر مزاحمت کر سکتا ہے۔ ایسے واقعات مسجد اقصیٰ کو منہدم کرنے کی تمہید ہے۔ مسجد اقصیٰ کے انہدام کے بعد یہودی وہاں اپنا ہیکل تعمیر کریں گے جو کئی سو سال سے گرا پڑا ہے۔

امیر محترم نے عالم اسلام کی بے بسی اور بے کسی کا ذکر کرنے کے بعد نبی اکرمؐ کی ان احادیث مبارکہ کا حوالہ بھی دیا' جن میں غلبہ دین کی بشارت دی گئی ہے۔

امیر محترم نے فرمایا کہ اس وقت اجتماعی توبہ کی ضرورت ہے جس کی عملی صورت یہ ہو گی کہ لوگوں کو دعوت ایمان بذریعہ قرآن دی جائے۔ جو لوگ یہ دعوت حق قبول کر لیں انہیں منظم کیا جائے۔ اس طرح منظم انداز میں نہی عن المنکر باللسان کا آغاز کر دیا جائے۔ یہ کام اس وقت تک جاری رکھا جائے گا جب تک اتنی طاقت مہیا نہیں ہو جاتی جس سے کفر کو للکارا جا سکے۔ مطلوبہ طاقت حاصل ہو جانے پر "نہی عن المنکر بالید" کا فریضہ ادا کیا جائے گا۔

یہ جلسہ انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام پہنچا۔ اس وقت رات کے پونے بارہ بج چکے تھے کہ امیر محترم نے جلسہ سمیت اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے۔

یہ جلسہ حاضری کے اعتبار سے بھی انتہائی کامیاب رہا۔ ایک ہزار کرسیوں کا بندوبست کیا گیا تھا جو جلسہ شروع ہونے سے پہلے ہی بھر چکی تھیں۔ بہت سے احباب نے تین گھنٹے کا یہ پروگرام کھڑے ہو کر سنا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے رفقاء کی اس سعی وجہد کو اپنی بارگاہ میں شرف قبول عطا فرمائے۔ آمین۔

سفرِ ترکی کے مشاہدات و تأثرات پر مشتمل ایک منفرد سفرنامہ

زبانِ یارِ من ترکی...

جناب اقتدار احمد کے قلم سے

جو اس سے قبل "ندائے خلافت" میں بالاقساط شائع ہوتا رہا'

اب کتابی صورت میں چھپ گیا ہے

دیدہ زیب ٹائٹل' عمدہ اردو کمپوزنگ' اعلیٰ طباعت' دبیز سفید کاغذ' نفیس اور پائیدار جلد

صفحات ۲۰۰' قیمت۔/ ۱۲۰ روپے

شائع کردہ: مکتبہ وحدت ملی ۴۰۔بی' اردو بازار لاہور' فون: ۷۱۲۲۹۸۰

پتہ:

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب

ہفت روزہ

ندائے خلافت لاہور

مدیر: اقتدار احمد

نائب مدیر: نعیم اختر عدنان

ترتیب و تزئین: غازی محمد وقاص

رابطہ آفس: A-67 گڑھی شاہو لاہور

فون: 6305110 - 6316638

رجسٹرڈ ایل نمبر---- 9184

شمارہ ——— 22

جلد ——— 4

مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور

مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

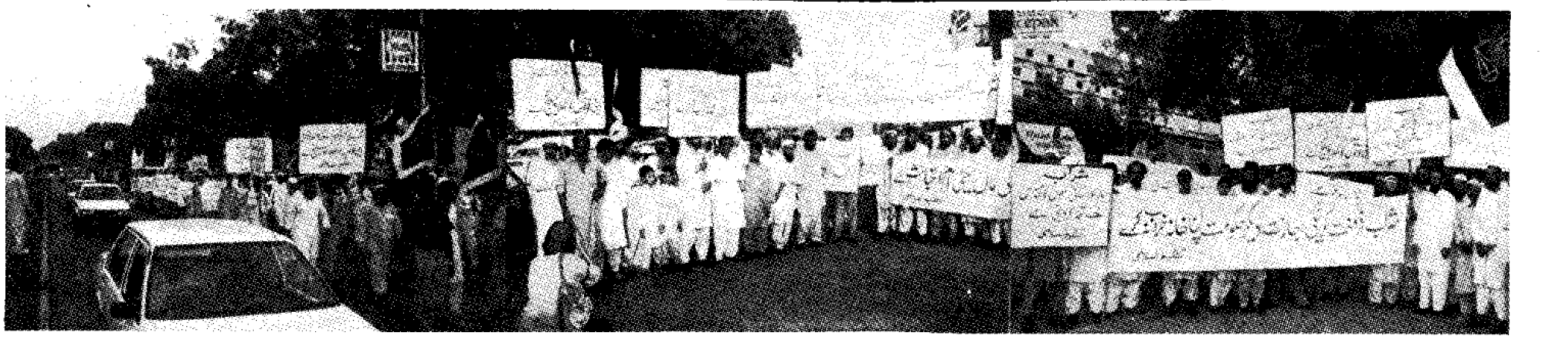

حلقہ لاہور ڈویژن کی طرف سے شراب کی فروخت اور تیاری میں حکومت کی جانب سے فراخدلانہ پالیسی اپنائے جانے کے خلاف احتجاجی مظاہرے کے چند مناظر

موجودہ انتخابی سیاست سے بیزار جماعتوں کو ایک دوسرے کے قریب آنا ہو گا ۔ جلسہ عام میں مولانا اکرم اعوان اور ڈاکٹر اسرار نے خطاب کیا

تنظیم اسلامی لاہور کینٹ کے زیر اہتمام ۱۸ مئی بروز جمعرات والٹن میں ایک جلسہ منعقد ہوا‘ جس میں امیر تنظیم جناب ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے علاوہ تنظیم الاخوان کے امیر مولانا محمد اکرم اعوان نے خطاب فرمایا۔ تقاریر کا موضوع "موجودہ مسائل اور ان کا حل" تھا۔

جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں پریڈک موتی سکول کے بانی و پرنسپل جناب قربان علی صاحب نے بھرپور تعاون کیا۔ انہوں نے خواتین کے لئے علیحدہ پردے کا انتظام بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس تعاون پر جزائے خیر سے نوازے۔

جلسہ کے لئے نو بجے شب کا وقت طے تھا لیکن بعض مساجد میں نماز عشاء کا وقت بھی یہی تھا‘ اس لئے جلسہ کسی قدر تاخیر سے شروع ہوا۔ جلسہ کا آغاز کرتے ہوئے ہمارے رفیق جناب شیخ نفیس نے بطور سٹیج سیکریٹری محترم قاری صاحب کو‘ جن کا تعلق تنظیم اسلامی سے تھا‘ تلاوت کلام پاک کے لئے دعوت دی۔ کلام ربانی کے روحانی انوار کی بارش کے بعد پروفیسر فیاض حکیم نے نظم پیش کی‘ انہوں نے دلوں کو گرما دینے والا انقلابی پیغام سنایا۔ اس کے بعد برادرم محمد مبشر نے کلام اقبال "خودی کا سرنہاں لا الٰہ الا اللہ" مترنم اور پرسوز آواز میں پڑھا‘ جس میں درس توحید بھی تھا اور درس انقلاب بھی!

جناب محمد مبشر کلام اقبال سنا ہی رہے تھے کہ تنظیم الاخوان کے امیر مولانا محمد اکرم اعوان‘ اپنی جماعت کے دوسرے زعماء کے ساتھ تشریف لے آئے۔ انتظار کی گھڑیاں ختم ہوگئیں۔ مائیک پر بلند قدوقامت اور عظیم حوصلوں اور بلند نصب العین کے حامل مرد کوہستانی کا پوری طرح قبضہ تھا۔ وہ فرما رہے تھے کہ لوگ پوچھتے ہیں کہ پاکستان کے مسائل گنواؤں‘ ارے بھلے انسانوں اس وقت تو پاکستان خود ایک مسئلہ بنا ہوا ہے۔

انہوں نے نظام باطل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت اس کے خاتمے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ "دیندار" لوگ ہیں۔ ہمارے دیندار بھائی چاہتے ہیں کہ تن آسانی کے ساتھ انہیں جنت بھی مل جائے۔ یہ بڑی ہی عجیب بات ہے کہ دین کے غلبہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تو دندان مبارک بھی شہید ہوں لیکن ہماری تسبیح کا دانہ بھی نہ ٹوٹنے پائے اور غلبہ دین بھی ہو جائے۔ ہماری توحیدی رگ پھڑکتی ہے تو ہم یہ فتویٰ صادر کر دیتے ہیں کہ "یا محمد" کہنا شرک ہے جب کہ ہمارے حکمرانوں کی زبانوں پر ہردم "یا امریکہ" کا ورد جاری ہے۔

امیر محترم مدظلہ کو دعوت خطاب دینے سے پہلے شیخ نفیس صاحب نے کہا تنظیم اسلامی کے پلیٹ فارم سے "تنظیم الاخوان" کے امیر کو دعوت خطاب دینے کا مقصد یہ ہے کہ وہ جماعتیں اور لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ اس ملک میں تبدیلی انتخابات کے ذریعے ممکن نہیں وہ ایک دوسرے کے قریب آسکیں اور نظریاتی اور فکری دوری ختم ہو تاکہ نظام خلافت کے قیام کی منزل قریب سے قریب تر ہو سکے۔

باقی صفحہ نمبر3

ایرانی انقلاب کا ایک درخشاں اور قابل تقلید پہلو‘

ملی یکجہتی کونسل کے زعماء کی توجہ چاہتا ہے

آرٹیکل نمبر12

ایران کا سرکاری مذہب اسلام کا جعفری اثنا عشریہ مسلک ہو گا اور یہ آرٹیکل دائمی طور پر غیر مبدل رہے گا۔ اسلام کے دوسرے مسالک خواہ حنفی ہوں‘ شافعی ہوں‘ مالکی ہوں‘ حنبلی ہوں یا زیدی ہوں ان کو مکمل (سرکاری اور آئینی) تحفظ حاصل رہے گا اور ان مسالک کے پیروکار اپنی اپنی فقہ کے مطابق مذہبی (عبادات اور) رسوم کی ادائیگی میں مکمل طور پر آزاد ہوں گے اور مذہبی احکام اور شخصی قوانین (بشمول نکاح‘ طلاق‘ وراثت اور وصایا) میں بھی‘ مزید براں ان فیصلوں کو ملکی عدالتوں میں قانونی تصور کیا جائے گا۔

ہر اس علاقہ میں جہاں ان مسالک کے پیروکاروں میں سے کسی کی اکثریت ہوگی اس حلقہ کے مقامی قوانین اس مسلک کے مذہبی تصورات کے مطابق تشکیل دیے جائیں گے اس شرط کے ساتھ کے دوسرے مسالک کے پیروکاروں کے حقوق متاثر نہ ہوں۔

☆☆☆

اسلامی جمہوریہ ایران کے آئین میں درج آرٹیکل نمبر12 میں ملک میں موجود مختلف فقہی مسالک (Sects) کو بڑی خوبصورتی سے تحفظ دیا گیا ہے کہ وہ اکثریت کے جبر کے تحت کچلے بھی نہ جائیں اور مغربی جمہوریت کے زیر سایہ اقلیتوں کی طرح سیاسی قوت کے توازن میں پاسنگ بن کر غیر حقیقی اہمیت بھی حاصل نہ کر سکیں اور ہمارے پاکستان میں بھی اکثریتی آبادی پر مشتمل اہل سنت کی فقہ کو ملکی قانون کے طور پر تسلیم کر کے دیگر فقہی مسالک کو زندہ رہنے کا بنیادی حق دے دیا جائے تو نہ صرف ملک وملت کو درپیش کئی مسائل حل ہو جائیں گے بلکہ اتحاد واتفاق کی فضا بھی پروان چڑھے گی۔

ملک وقوم کے مفادات کا تحفظ حکمرانوں کے بس کی بات نہیں

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا دورہ راولپنڈی

5 مئی بروز جمعہ المبارک کو ایک روزہ تربیت گاہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس پروگرام کی رفقاء کو اطلاع دی جا رہی تھی کہ اسی اثناء میں یہ خبر سنائی دی کہ امیر محترم مدظلہ اسی شام راولپنڈی تشریف لا رہے ہیں۔ امیر تنظیم کی خواہش پر رفقائے تنظیم کے ساتھ ملاقات کا پروگرام طے پایا۔ اس خبر کو سن کر رفقاء کے اندر خوشی کی لہر دوڑ گئی‘ اس لئے کہ امیر قافلہ کی رفاقت شرکاء قافلہ کے لئے ہمیشہ سے موجب اطمینان اور باعث فرحت ہوا کرتی ہے۔ طے شدہ پروگرام میں معمولی تبدیلی کر کے اسے نئی صورت حال سے ہم آہنگ کر دیا گیا۔ یہ اطلاع بھی موصول ہوئی کہ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد راولپنڈی شہر کے وسط میں واقع مسجد کیلیانوالی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں گے۔ راولپنڈی کے باسیوں تک امیر محترم کے خطاب جمعہ کی اطلاع پہنچانے کے لئے تشہیری مہم کا آغاز کیا گیا۔

۱) مسجد کے گردونواح میں کپڑے کی بینرز لگائے گئے۔

۲) شہر کی مختلف مساجد کے مین دروازوں کے باہر خطاب جمعہ کی اطلاع پر مبنی پلے کارڈ آویزاں کئے گئے۔

۳) ذاتی رابطے کے ذریعے احباب کو اطلاع دی گئی۔

۴) اخبارات میں اشتہار دیا گیا۔

5 مئی جمعرات کی شب امیر محترم ڈاکٹر عبدالخالق کی معیت میں تشریف لائے۔ "البدر" ہوٹل کی انتظامیہ کو شرف میزبانی نصیب ہوا۔ مسجد کیلیانوالی کا شمار شہر کی بڑی مساجد میں ہوتا ہے جس کے خطیب مولانا حبیب الرحمٰن راولپنڈی کی مشہور اور ہردلعزیز شخصیت ہیں۔ اس مسجد میں امیر تنظیم پہلے بھی خطاب فرما چکے ہیں۔ وسیع وعریض مسجد‘ گیلری اور صحن خطاب جمعہ کے آغاز سے پہلے ہی بھر چکے تھے‘ پہلی دفعہ مسجد اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود تنگ دامانی کا منظر پیش کر رہی تھی۔ اس لئے مسجد کے باہر بھی صفیں بچھائی گئیں۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے فرمایا کل تک یہود مغضوب الیہ قوم تھی مگر آج امت مسلمہ اس کا عملی نمونہ بن چکی ہے۔ پاکستان کی سرزمین اس خطے کے مسلمانوں کی چار سو سالہ کاوشوں کا ثمر ہے۔ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا مگر اس سے مسلسل غداری کی گئی۔ جس کی سزا کے طور پر ملک دولخت ہو چکا ہے۔ ہماری روش نہ بدلی تو یہ بچا کھچا پاکستان بھی خطرے سے دوچار ہو جائے گا۔ اسلامی ممالک میں پاکستان اور ایران یہود کی ہٹ لسٹ پر ہیں ان کو کمزور اور بے بس کرنے کے بعد یہودیوں کی عظیم ریاست کے قیام عمل میں آئے گا۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ملک وقوم کے مفادات کا تحفظ ہمارے حکمرانوں کے بس کی بات نہیں ہے‘ اس لئے کہ ان کی اکثریت وڈیروں اور سرمایہ داروں پر مشتمل ہے وہ جبراً ووٹ حاصل کر کے تخت حکومت پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے موجودہ باطل نظام کو انقلابی طریق کار سے بدلنا ہو گا۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد رفقاء فیری لینڈ سکول میں جمع ہو گئے۔ رفقاء کے لئے تربیتی نشست کا آغاز کیا گیا۔ جناب رفیق اکبر نے نظم کی اہمیت کے بارے میں درس دیا۔ دیگر رفقاء نے بھی اسی موضوع پر اظہار خیال کیا۔ آخر میں ناظم حلقہ شمس الحق اعوان نے ——— اختتامی کلمات سے نوازا۔ سعودی عرب سے آئے ہوئے رفیق مکرم جناب غلام رسول بھٹی نے انقلاب اور نظام خلافت کے موضوع پر نظمیں سنائیں۔ نائب امیر ڈاکٹر عبدالخالق نے رفقاء سے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں حلقہ لاہور ڈویژن کے تحت ہونے والے "عشرہ دعوت" کا بطور خاص تذکرہ کیا۔ نماز مغرب کے بعد رفقاء واحباب کی کثیر تعداد سے امیر محترم کی ملاقات پر مبنی نشست ہوئی۔ سوال وجواب کا پروگرام بھی ہوا۔ اس موقعہ پر 20 احباب نے تنظیم اسلامی کے قافلہ میں شرکت کا عزم کیا۔

مرتب: ریاض حسین
نائب ناظم حلقہ شمالی پنجاب